ذکروفکرِ روزگارِفقیر

نسیمہ مسعود
سینئر ہیڈمسٹرس
گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چک نمبر 47ٹی ڈی اے، بھکر

ROZGAR-E-FAKIR

Naseema Masood
Senior Headmistress
Govt. Girls High School Chak No 47 TDA, Bhakkar

Abstract

Faqir Syed Waheed-u-Din published two volumes of Rozgar-e-Fakir; a collection of personal anecdates and reminiscences of Iqbal which is the best of its kind so far. It also includes a number of photographs as well, but even though it contains some new material, is more in the nature of random glimpses of the poet than a connected story of his life. This made Fakir Syed Waheed-U-Din's work an outstanding exception and coming generations will be grateful to him for his great services in the field of Iqbal Studies.

Keywords:

اقبال،فقیر وحیدالدین،کراچی، لاہور، روزگارِفقیر،فقیر سید نجم الدین

اقبال پر سینکڑوں کتابیں لکھی گئی ہیں اور ابھی نہ جانے اور کتنی لکھی جاتی رہیں گی مگر جو شہرت روزگار فقیر کے حصے میں آئی وہ کم کتابوں کو ملی ہے ۔اس شہرت کے پیچھے دراصل وہ اخلاص، محبت اور مودت ہے جو کتاب کے لفظ لفظ سے جھلکتی نظر آتی ہے ۔فقیر وحیدالدین کا اقبال سے تعلق ان کے والد فقیر سید نجم الدین کی خواہش اور کوشش کی وجہ سے پیدا ہوا۔فقیر سید نجم الدین کے اقبال سے بڑے قریبی اور بے تکلفانہ مراسم تھے۔ ملاقات کے لیے کبھی اقبال ''فقیر خانہ'' پر چلے آتے تو کبھی فقیر نجم الدین ،اقبال کے ہاں تمام دن گزار دیتے ۔فقیر نجم الدین کی خواہش تھی کہ ان کا بیٹا بھی روزانہ حضرت علامہ کی محفل میں حاضر ہو کر ان کی باتیں سنا کرے۔چنانچہ ایک بار جب انھیں کہیں جانا ہوا تو انھوں نے فقیر وحیدالدین سے وعدہ لیا:

> ''اس کا دل اگر پڑھائی میں نہیں لگتا تو مت پڑھو مگر یہ وعدہ کرو کہ ہر روز صبح سے شام تک ڈاکٹر اقبال کے گھر حاضر رہا کرو گے اور ان کی گفتگو کو گہرے غور سے سنا کرو گے۔''(۱)

فقیر وحیدالدین اس وقت جوانی کی سیڑھیوں پر قدم رکھ چکے تھے سو والد کے اس حکم پر پوری طرح عمل درآمد نہ کیا۔کتاب کے دیباچے میں لکھتے ہیں:

> ''بچپن کے اس دور میں اس کی نوبت کم ہی آئی لیکن پھر جب سرشوری اور نادانی کا وہ زمانہ جسے شباب کا ابتدائی دور کہنا چاہیے ختم ہوا،خیالات میں کسی قدر پختگی آئی تو دل پر ڈاکٹر اقبال کی عظمت کا نقش زیادہ گہرا ہو گیا۔طبیعت ان کی طرف خود بخود کھنچنے لگی اور میں نے ان کی خدمت میں حاضر ہونا شروع کیا۔چنانچہ کچھ عرصے میں یہ کیفیت ہو گئی کہ جب کبھی فرصت کا تھوڑا سا وقت بھی ملتا میں ان کی خدمت میں حاضر ہو جاتا تھا۔''(۲)

اس پس منظر میں ''روزگار فقیر'' کو دراصل علامہ اقبال ہی کی نگاہ فیض رساں کا اعجاز سمجھنا چاہیے کہ جس کی تصنیف اور اشاعت سے اقبال کی زندگی کے وہ گوشے بھی بے نقاب ہوئے جن کا اظہار تفہیم اقبال کے لیے از حد ضروری تھا اور جو اس کتاب کا حصہ نہ بنتے تو شاید ہمیشہ کے لیے گوشۂ گمنامی میں چلے جاتے ۔لیکن مشیت ایزدی یہی تھی کہ ایک ایسے شخص کا قلم اُس فقیر کی زندگی سے پردہ اٹھائے جو شرق کے سب سے بڑے شاعر کی محفلوں میں شب و روز بیٹھا تھا،جس نے اس اقبال کو اپنی آنکھوں سے دل میں اتارا تھا اور جس نے ان کی پرشکوہ آواز اپنے کانوں سے سن کر دماغ کے پردے پر محفوظ کر لی تھی ۔''روزگار فقیر'' دراصل وہی اقبال ہی کی آواز ہے جو سماعتوں سے ٹکراتی ہے تو دلوں کے دھڑکنے کے سامان پیدا کرتی ہے۔

''روزگار فقیر'' کی جلد اول دو مرتبہ شائع ہوئی ۔جلد اول (نقش اول کے طور پر) ۱۹۵۰ء میں چھپی ۔اس پر ''شاعر مشرق'' سے چند ملاقاتوں کی یادداشت'' درج ہے ۔اس کے ۱۳۵ صفحات تھے ۔اسے

سعید برادرز لاہور نے طبع کیا تھا اور اس کی قیمت کتاب پر تین روپے درج تھی۔ اس نسخہ اول کے مندرجات میں، انتساب، پیش لفظ، فیض صاحب کا لکھا ہوا تعارف، شرف حضور، حرفے زلبش شنیدہ ام من اور بانگ رحیل شامل تھے۔ اسی جلد اول کا نقش ثانی غیر معمولی اضافوں کے ساتھ ۱۹۶۲ء میں شائع ہوا۔ نقش ثانی کے مندرجات میں نسخہ اول کے مندرجات کے علاوہ، واقعات، مشاہدات، ملفوظات، خاندانی حالات، تصانیف کی مقبولیت، سیرت اقبال کی چند جھلکیاں، تاریخ پیدائش، غلطی ہائے مضامین، حیات اقبال کی اہم یادداشتیں، بانگ رحیل اور مزار کی تعمیر شامل ہیں۔ جلد اول کے اس (نقش ثانی) کے ۲۶۲ صفحات تھے۔ اس کتاب میں مصنف نے یادوں کے سہارے اقبالؒ کی شخصی زندگی کی تصویر کھینچی ہے۔ سو مصنف کے بقول:

> ""کتاب کا بنیادی موضوع اقبال بحیثیت شاعر نہیں بلکہ اقبال بحیثیت انسان اور اقبال بحیثیت عاشق رسول ﷺ ہے۔"(۳)

"روزگار فقیر" یادوں کی دھوپ چھاؤں میں لکھی گئی ایسی کتاب ہے جس کی سرحدیں کہیں تذکرے سے ملتی ہیں تو کہیں سوانح وسیرت نگاری سے۔ اس کتاب کی خاص بات مصنف کا پرخلوص اور سیدھا سادا اور دلنشیں انداز ہے جو اول سے آخر تک قاری کی توجہ اپنی طرف مبذول کیے رہتا ہے۔ مصنف نے اقبال کی یادوں کی برسات میں کہیں ان کی نجی صحبتوں کا ذکر کیا ہے تو کہیں ان کے دکھ، درد، راحتیں اور کلفتیں موضوع بنی ہیں۔ ایک طرف ان کے دل کا گداز سامنے آیا ہے تو دوسری طرف ان کے ذہن کی شگفتگی قرطاس پر روشنائی بن کر پھیل گئی ہے۔ فیض صاحب، جلد اول کے تعارف میں اس کتاب کو سیاح کی ڈائری قرار دیتے ہیں:

> "روزگار فقیر حیات اقبال کا جامع تذکرہ نہیں ہے۔ نہ اس میں شاعر مشرق کی شخصیت یا اس شخصیت کے کسی پہلو کا تفصیلی تجزیہ کیا گیا ہے۔ اس کی نوعیت ایک سیاح کی ڈائری کی سی ہے جو کبھی کسی دلکش وادی میں سے گزرا ہو اور کئی برس بعد فرصت کے اوقات میں اس حسین سفر کی بسری ہوئی یادوں کی شیرازہ بندی کرنا چاہے۔ کسی دلفریب منظر کی ایک جھلک، کسی دلکش شام کا ایک منظر، ہوا میں اڑتا ہوا ایک خزاں رسیدہ پتا یا جنگل میں سر جوڑے ہزاروں تناور درخت، گھاس پر جگمگاتا ہوا شبنم کا اکلوتا موتی یا شفق میں ڈوبی ہوئی کوئی وسیع و ذخار جھیل، چھوٹی وبڑی باتیں فطرت کے حقیر وعظیم مناظر، واضح مبہم نیم یادیں جو بھی سیاح کے ذہن میں محفوظ ہے، اس نے بلاکم وکاست لکھ دیا ہے۔ ان نگارشات کا تسلسل اس کی اپنی یاد کا تسلسل ہے۔ یاد ہی کی دھوپ چھاؤں میں مصنف کے ممدوح کے نقوش کبھی روشن، کبھی دھندلے دکھائی دیتے ہیں۔"(۴)

''روزگار فقیر'' کا شمار اقبال کی زندگی پر لکھی جانے والی اولین کتابوں میں ہوتا ہے۔اس وقت تک علامہ کے فلسفے اور پیغام کے حوالے سے کئی کتابیں شائع ہو چکی تھیں مگر ان کی زندگی اور شخصیت پر بہت کم لکھا گیا تھا۔فقیر وحیدالدین نے اس موضوع پر قلم سنبھالا تو جہاں اقبال سے اپنی اور اپنے والد کی صحبتوں کے مناظر لفظوں کے موتیوں سے تراشے وہاں اقبال کی زندگی کے وہ پہلو بھی بیان کر ڈالے جن پر دوسرے سوانح نگاروں کی نظر نہیں گئی تھی۔پھر ان کی تحریر میں احترام اور خلوص کی چاشنی بھی موجود ہے جسے محسوس کرتے ہوئے مولانا صلاح الدین احمد نے لکھا:

> ''صاحب تالیف نے چند صفحات کے متن میں اقبال کی مجالس اس کی صحبتوں کی بہت سی نادر کیفیتیں اہل ذوق کے لیے اس انداز سے جمع کر دی ہیں کہ ہر لفظ خلوص سے معمور اور صداقت سے آراستہ ہے۔روانی تحریر کا یہ عالم ہے کہ بعض دفعہ ناظر یوں محسوس کرنے لگتا ہے وہ مصنف کے زانو بہ زانو خود مجلس اقبال میں موجود ہے،ان تمام کیفیات میں شریک ہے جن کے ذکر سے اس تالیف کے صفحات جگمگا رہے ہیں۔''(۵)

''روزگار فقیر''،نقش اول اور نقش ثانی کے بعد اس کتاب کی جلد دوم پہلی مرتبہ نومبر ۱۹۶۴ء میں شائع ہوئی۔یہ ایک ضخیم کتاب جو ۴۸۱ صفحات پر مشتمل ہے اس کی فہرست اور مندرجات جلد اول سے مختلف ہیں۔مصنف نے اس کتاب میں اپنے ان عزیزوں،دوستوں اور بزرگوں کے ملفوظات اور مشاہدات جمع کیے ہیں جنھیں حضرت علامہ اقبال کی صحبت اور ہم نشینی کا موقع ملا تھا۔مصنف اس کتاب کے مندرجات کا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''روزگار فقیر کی جلد دوم تین اہم ابواب پر مشتمل ہے۔پہلے باب میں ایسے واقعات اور ملفوظات ہیں جن سے علامہ مرحوم کے اپنے ذاتی واقعات،خاندانی حالات،عشق رسول ﷺ،اور مختلف افکار و نظریات پر روشنی پڑتی ہے اور تحقیق کی نئی راہیں کھلتی ہیں۔باب دوم میں کم و بیش آٹھ سو ایسے اشعار پیش کیے گئے ہیں جو علامہ کے کسی مجموعہ کلام یا باقیات و آثار کے موضوع کی کسی کتاب میں اب تک شائع نہیں ہوئے۔باب سوم ''حیات اقبال۔تصاویر میں'' اس کتاب کا نہایت جدت انگیز اور دلچسپ حصہ ہے۔علامہ کی زندگی اور مصروفیات و مشاغل سے متعلق نادر و نایاب تصاویر کا تلاش کرنا اور انہیں فن عکاسی کے اعلیٰ معیار کے مطابق محفوظ و مرتسم کرنا،اگرچہ نہایت اہم کام تھا،لیکن اس پر آج تک کسی فرد یا ادارے نے توجہ نہیں دی تھی۔''(۶)

''روزگارِ فقیر'' کی خاص بات سادگی ہے، مصنف نے کمال خوبی سے حضرت علامہ کی شخصیت کو واقعات صاف وشفاف آئینے کے سامنے لا کھڑا کیا ہے۔ وہ شخصیت کی خامیاں یا خوبیاں بیان نہیں کرتے۔ خوبیاں واقعات سے خود بخود جھلکنے لگتی ہیں۔ جہاں تک صحت واقعات کا تعلق ہے، ان کی سچائی اور حقیقت پر سوال ہی نہیں اٹھ سکتا کہ محبت اور عقیدت کے تعلق میں جھوٹ کی آمیزش نہیں ہوا کرتی۔ سو جناب فقیر وحیدالدین کی یہ کتاب اقبال شناسی میں بنیادی حوالے کی کتاب کہی جا سکتی ہے۔ ڈاکٹر محمود الرحمٰن اسے سلسلہ اقبالیات کی ایک اہم کڑی قرار دیتے ہیں:

> ''روزگارِ فقیر'' (حصہ دوم) سلسلہ اقبالیات کی ایک اہم کڑی ہے جو فن طباعت کے نہایت ہی اعلیٰ معیار پر طبع ہوئی ہے۔ اس کا حسین و دلکش گرد پوش اس کی عمدہ و مضبوط جلد اس کے نہایت ہی نفیس کاغذات اس کی پرنور کتابت دامن دل کھینچے بغیر نہیں رہتی، اردو کی مطبوعہ کتابوں میں اسے بلا شک وشبہ ایک امتیازی مقام حاصل ہے۔ فقیر محترم ایک طابع و ناشر کی حیثیت سے بھی قابل صد ستائش ہیں کہ انھوں نے اردو کی طباعت و اشاعت کو خاصا عروج وارتقا بخشا ہے۔ علامہ اقبال کی زندگی کے متعدد واقعات ان کی تصویر حیات ان کے افکار و اشعار ہنوز منظر عام پر نہیں آسکے۔ مخلص و مشفق اور انسان دوست ہونے کی وجہ سے اقبال کا دائرہ احباب بے حد وسیع تھا۔ اس منبع فیض سے ہر ایک مستفیض ہونے کا خواہش مند رہتا تھا نتیجتاً بے پناہ افراد کو ان کی قربت وہم نشینی کا شرف حاصل رہا ہے، ایسے لوگوں کے پاس اقبالیات کی گم شدہ کڑیاں محفوظ ہیں، جناب فقیر نے اس اہم نکتہ کو بخوبی سمجھا ہے۔ جہاں کہیں بھی انھیں اقبال سے متعلق کوئی چیز، جواب تک پردۂ اخفا میں تھی ملی ہے، اسے نفاست سے ''روزگارِ فقیر'' کا سرمایہ جاں بنا دیا ہے۔''(۷)

فقیر سید وحیدالدین کی کاوش ''روزگارِ فقیر'' اقبالیات میں بہترین اضافہ ثابت ہوئی۔ اقبال کے متعلق صحیح معلومات حاصل کرنے کے لیے روزگارِ فقیر (جلد اوّل ودوم) اوّل ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔ بے شک ''روزگارِ فقیر'' ہی کی بدولت اقبالیات کا سرمایہ طاق نسیاں کے حوالے ہونے سے محفوظ رہا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اعلیٰ وارفع ہستیاں کارزارِ ہستی میں محبّ کی شناخت کا محرک بنتی ہیں۔ بلاشبہ علامہ اقبال کی ہستی ایک بحرِ زخار کی مانند ہے جس کی موجیں آسماں کو چھوتی ہوئی حیات کو حقیقی سوز سے مزین کرتی ہیں۔ انفرادیت ویکتائیت کے لحاظ سے ''روزگارِ فقیر'' فقیر سید وحیدالدین کا ایک لافانی شاہکار ہے جو انھیں اقبالیات کے میدان میں صف اوّل کے اقبال شناسوں میں لا کھڑا کرتا ہے۔ کسی بھی شخصیت کے پس منظر کو منظر عام پر لانے

کے لیے اس دور کی سماجی، ثقافتی، علمی ادبی اور شعری زندگی کا تسلسل ضروری ہے اور روزگار فقیر بلاشبہ شاعر مشرق کی سوانح حیات ہے لیکن دوستوں، ساتھیوں اور عقیدت مندوں کے بچشم خود دیکھے واقعات سے اس گلدستہ کو آراستہ کیا گیا ہے جو تاریخ ساز بھی ہے اور اقبالیات کے طالب علموں کو بنیادی مواد بھی فراہم کرتا ہے۔ اقبال کی سیرت کا ہر واقعہ اس دور کی عکاسی کرتا ہے۔ اس کتاب کے مصنف کردار نگاری یا خاکہ نگاری کا دعویٰ بھی نہیں کرتے کیونکہ صحت واقعات تاریخ کے لیے ایک ایسا بیش قیمت سرمایہ ہوتی ہے جس پر آنے والے مورخ کا انحصار پختہ ہو جاتا ہے۔ انھوں نے صرف ''چشم دید'' واقعات پر انحصار کرتے ہوئے اس بطل جلیل اور نابغہ روزگار پر جو کچھ لکھ دیا وہ مورخ کے لیے ٹھوس اشارے اور تاریخ کے لیے کئی عنوانات چھوڑ گیا ہے۔

''روزگار فقیر'' اپنی انفرادیت اور یکتائی کی بنا پر تاریخ اور ادب میں اوّل مآخذ کی حیثیت رکھی ہے۔ علامہ اقبال جیسی ہستی کے شب و روز اور ان کے رہن سہن، ان کی سادہ اور تکلفات سے نا آشنا زندگی اور ہنگامہ پرور محفلوں کا عکس اس خوبصورتی سے کھینچا ہے جو ان کی اعجاز بیانی، واردات قلبی اور کیفیت شعر گوئی کا آئینہ دار ہے۔ اگر چہ یہ صرف ایک جھلک ہے مگر اس میں علامہ اقبال کی رعنائی خیال کی کتنی ہی تجلیاں ضو فگن ہیں۔ جب اقبالیات کے ماہرین معلومات کا ریزہ ریزہ جمع کر کے حیات اقبال کا لفظی قالب تیار کرنے بیٹھیں گے تو اس تصنیف کو بہت مفید پائیں گے۔ علامہ اقبال کی مجالس، ان کی صحبتیں اور نشست و برخاست کی محفلوں کو اس انداز سے ''روزگار فقیر'' میں پرو دیا گیا ہے کہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ قاری خود مجلس اقبال میں موجود ہے۔ اگر چہ ان کے موضوعات میں تکرار ہے مگر یہ تکرار طبیعت پر گراں نہیں گزرتی بلکہ محسوس ہوتا ہے کہ مصنف کا قلم بول رہا ہے، جو اپنے موضوع کے ساتھ بے انتہا جذباتی وابستگی رکھتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ ان باتوں کا تذکرہ بار بار ہوتا رہے تا کہ مخاطب کے ذہن نشین ہو جائے۔

☆☆☆☆☆

حوالے

(۱) فقیر وحیدالدین (سید) روزگار فقیر (جلد اوّل)، لاہور، لائن آرٹ پریس، ۱۹۶۳ء، ص ۳۰۔۳۱

(۲) ایضاً، ص ۳۸ (۳) ایضاً، ص ۱۰

(۴) ایضاً، ص ۱۵ (۵) ایضاً ص ۲۰

(۶) فقیر وحیدالدین، روزگار فقیر (جلد دوم) (کتب خانہ) دہلی انجمن ترقی اردو، نومبر ۱۹۶۴ ص ۱۰

(۷) محمود الرحمٰن (ڈاکٹر) اقبال ایک مطالعہ، مطبوعہ جام نو اقبال نمبر، کراچی، ۱۹۶۹، ص ۱۶۸۔۶۹

✿✿✿